© rasailojaraid.com

مولانا عبدالقیوم حقانی

تعارف و تبصرۂ کتب

حیاتِ بیلیانی | تالیف : مولانا مفتی غلام الرحمٰن ـــ ضخامت ۱۲۸ صفحات ـــ قیمت ۔/۲۴ روپے

ناشر : مؤتمر المصنفین ، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تحصیل و ضلع نوشہرہ

دنیا میں بڑی بڑی شخصیتیں گذری ہیں اور لوگوں نے ان کی سوانح عمریاں بھی لکھی ہیں جو بعد میں آنے والوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں ۔ انبیاء کرامؑ ، صحابہ کرامؓ ، مجتہدینِ عظام اور دیگر بڑے بڑے علماء و اولیاء کی زندگیوں کو قیدِ کتابت میں لا کر بعد میں آنے والوں پر بڑا احسان کیا ۔ کیونکہ ان کتابوں کے مطالعہ سے ایک مصنف وقاری ضرور خود کو بدلنے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی ٹھان لیتا ہے ـــ ہمارے علماء دیوبند و سہارنپور کی مشہور شخصیات میں سے شاید کوئی ایسا ہو جس کی زندگی صفحۂ قرطاس پر نہ آئی ہو ۔ ہندوستان میں اس موضوع پر لکھنے کا رواج اور ذوق زیادہ ہے ۔ جبکہ ہمارے ملک خصوصاً صوبہ سرحد میں جتنے پشتون علماء گذرے ہیں ان کی زندگیاں گوشۂ گمنامی میں پڑی ہیں ، علم و عمل کے بڑے بڑے خزینے دفینے بن گئے ہیں ، یوں لگتا ہے جیسے دنیا میں کوئی آیا ہی نہیں ۔

مؤلف کتاب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے علم و عمل کے ایک درخشندہ تارے اور علماء سہارنپور کے ایک لائق روحانی فرزند حضرت مولانا عبدالحنان بیلیانیؒ پر خامہ فرسائی فرمائی اور دنیا پر یہ بات واضح کر دی کہ ایسے دور دراز علاقے میں جہاں تک پہنچنا بھی بڑے دل گردے کا کام ہے ، میں بھی بڑے بڑے علماء گزرے ہیں ۔

کتاب کے سات ابواب ہیں جن میں علاقائی اور قومی تذکرے بھی ہیں ، خاص کر سوات کی تاریخ بڑی دلچسپ ہے ۔ کتاب میں خاندانی علماء کا تذکرہ اور ہر ایک کا مختصر تعارف یہ سب حضرت بیلیانیؒ کا فیض ہے ۔ مؤلف کتاب نے بڑی عرق ریزی سے کام لیا ہے ۔ ابواب کی ترتیب بڑی اعلیٰ ہے ۔ بعض مقامات پر آپ کو بڑی ادبی چاشنی بھی ملے گی ۔ کتاب اہلِ علم حضرات کے لیے بڑی مفید ثابت ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس سلسلہ کے مزید نقوش مرتب کر سکیں کیونکہ ابھی اور بھی کئی ایسی شخصیات باقی ہیں جن کے تذکرے سننے اور دیکھنے کے لیے بہت سی آنکھیں اور دل بیقرار ہیں ۔

انڈیا ونس فریڈم (آخری ایڈیشن کے مطابق مکمل اردو ترجمہ) | از مولانا ابوالکلام آزاد ـــ تقدیم : ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری صفحات ۳۴۸ ـــ قیمت ۔/۱۲۵ روپے ـــ ناشر : مکتبہ رشیدیہ ، قاری منزل ، پاکستان چوک ، کراچی ۱

مولانا ابوالکلام آزادؒ اپنے پیچھے ادب ، تاریخ ، مذہب ، صحافت اور سیاست میں ایک عظیم الشان ذخیرہ یادگار چھوڑ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گئے۔ ان کی آخری عظیم الشان تاریخی سیاسی یادگار "انڈیا ونس فریڈم" ہے جو مولانا کے انتقال کے بعد شائع ہوئی تھی۔ یہ ایک بیانیہ آپ بیتی ہے جو ایک عہد کی سیاسی تاریخ بھی ہے۔ اس کا دورانیہ ۱۹۳۵ء کے انتخابات کے بعد ۱۹۳۷ء میں قومی حکومتوں کے قیام سے بلکہ ۱۹۴۸ء میں گاندھی جی کے قتل تک ہے۔ جنگِ آزادی پاک و ہند کی تاریخ میں یہ ایک عظیم الشان دور تھا۔ "انڈیا ونس فریڈم" اس عہد کی سب سے اہم اور مستند ترین تاریخ ہے۔ گذشتہ ۴۲ برس میں اس کی موافقت اور مخالفت میں ایک درجن سے زیادہ کتابیں اور ہزاروں مضامین اور مراسلات شائع ہوئے ہیں۔ اس کی اشاعت پر نہ صرف پاکستان میں بلکہ ہندوستان میں بھی شدید ردِ عمل ہوا لیکن اس کی اہمیت کا نقش روز بروز اجاگر ہوتا گیا اور پاکستان میں یونیورسٹیوں کے پولیٹیکل سائنس اور مطالعہ پاکستان کے نصاب کا ایک حصہ بن گئی۔

"انڈیا ونس فریڈم" کی سب سے بڑی خوبی صحیح حقائق، غیر جانبدارانہ مطالعہ، معقول تجزیہ، بے لاگ تبصرہ، صحتِ فکر، اصابت رائے اور اس کا توازن ہے۔ اس میں لیگی رہنماؤں پر تنقید ہے لیکن اس سے زیادہ کانگریسی لیڈروں پر تنقید ہے۔ لیگی رہنماؤں پر تنقید اتنی سخت نہیں جتنی کہ نواب سر محمد یامین خان اور چوہدری خلیق الزمان نے اپنی کتابوں میں کی ہے۔ مولانا کی تنقید اصولی ہے شخصی نہیں۔ مولانا نے شملہ کانفرنس کی ناکامی کی ذمہ داری لیگ پر ڈالی ہے تو کیبنٹ مشن پلان کی ناکامی کی ذمہ داری اپنے دوست جواہر لال نہرو پر ڈالی ہے۔ مولانا نے اس کتاب میں خود احتسابی کا فرض بھی انجام دیا ہے اور کئی اپنی سیاسی غلطیوں کا اعتراف بھی کیا ہے۔

یہ معلوم ہے کہ مولانا آزاد تقسیم کو ملک کے سیاسی مسئلے کا صحیح حل نہیں سمجھتے تھے، ان کا خیال تھا کہ پاکستان کے قیام سے جتنے مسئلے حل ہوں گے اُس سے زیادہ پیدا ہوں گے۔ گذشتہ ۴۵ برس کے واقعات اور حالات نے تو مولانا کی رائے کی تصدیق ہی کی ہے۔ مولانا نے بنگال کی علیحدگی، زبان اور کلچر کے مسئلے کی پیچیدگی، صوبائی قومیتوں کے فروغ، مقامی و غیر مقامی کے مسائل، دستوری، معاشی پیچیدگیوں، حکومتوں کے عدم استحکام، غیر جمہوری قوتوں کے فروغ کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا تھا اگر انہیں پیشین گوئیاں سمجھ لیا جائے تو اس میں شک نہیں کہ وہ حرف بہ حرف پوری ہو چکی ہیں۔

چونکہ "انڈیا ونس فریڈم" پاکستان میں اعلیٰ جماعتوں میں پولیٹیکل سائنس کے نصاب کا ایک حصہ ہے اس لیے اس پر کسی تبصرے کی ضرورت نہیں البتہ اس ایڈیشن کے خصائص پر ایک نظر ضرور ڈال لینی چاہیئے۔ یہ "انڈیا ونس فریڈم" کے آخری مکمل ایڈیشن (۱۹۸۸ء) کا مکمل ترین ترجمہ ہے جس میں محفوظ تیس صفحات بھی شامل ہیں۔ کتاب کے راوی و مؤلف پروفیسر ہمایوں کبیر سے بعض اشخاص اور کتابوں یا تاریخوں اور واقعات و تفصیلات کے فہم اور تحفظ میں یا تدوین میں جو غلطیاں یا تسامحات ہو گئے تھے انہیں مولانا آزاد کے بیانات و تحریرات کی روشنی میں درست کر دیا گیا ہے۔ حواشی میں اشارات کی تشریح اور اجمال کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ مقدمہ میں "انڈیا ونس فریڈم" کی اشاعت پر گذشتہ تیس سال میں جو ردِ عمل سامنے آیا اس کا مکمل اضافہ کیا گیا ہے اور اس کا تاریخی، سیاسی تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس پر ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری اور ڈاکٹر ریاض الرحمن خان شروانی

© rasailojaraid.com

کی دو تحریریں بطور مقدمہ و پیش لفظ کے ہیں جن میں کتاب کے مطالب، ان کی اہمیت اور مولانا آزاد کی خدمات اور انکی سیاسی سیرت اور بلند مقام پر تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔ ان دونوں حضرات کا ہندوستان اور پاکستان میں مولانا آزاد کے محققوں اور سیاسی مبصروں میں شمار ہوتا ہے۔ کتاب کے حواشی اس ایڈیشن کا خاص اضافہ ہیں، یہ حواشی ڈاکٹر شاہجہانپوری کی تحقیقی کاوش کا نتیجہ اور مطالعے کی خاص چیز ہیں اور نقد و نظر کے لیے ایک مستقل چیز ہیں۔ بیشمار اشارات کی وضاحتیں، اجمالات کی تفصیلات اور حقائق کا گنجینہ ہیں۔ ان کے مطالعہ سے پاکستان میں غیر جمہوری قوتوں کے فروغ کی اصل بنیاد اور نقطۂ آغاز پر روشنی پڑتی ہے، چوہدری خلیق الزمان کے الزامات کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے، محمد علی جناح کے گورنر جنرل پاکستان بننے کے پس منظر کی کہانی کی نقاب کشائی ہوتی ہے، سرحد کے خان برادران کے بارے میں مولانا آزاد کی غلط فہمی کا ازالہ ہوتا ہے، ڈاکٹر خان کی حکومت کے خلاف سازشوں سے پردہ اٹھتا ہے۔ اور بھی بے شمار حقائق و واقعات ہیں جن پر ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری نے نہایت صاف گوئی اور دیانت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ ان کی کسی تحقیق سے اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن انہوں نے جس سلیقے اور شائستگی سے اور دیانت قلم اور توازن فکر کے ساتھ حواشی اور مقدمہ میں حقائق کو تالیف کر دیا ہے اس کے اعتراف سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

ان اہتمامات کی بدولت یہ ایک ایسا ایڈیشن بن گیا ہے جسے وہ لوگ بھی نظر انداز نہیں کر سکتے جن کے پاس انگریزی میں آخری مکمل ایڈیشن ہو۔ سفید کاغذ، کمپیوٹر کی کتابت، انگریزی کے آخری ایڈیشن کی جلد کی ہو بہو تصویر اور مجلد پلاسٹک کوٹڈ۔ غرضیکہ ظاہری اور معنوی حسن سے آراستہ ایڈیشن، قیمت نہایت مناسب ہے۔

سلسلۂ مطبوعات مؤتمر المصنفین (۳۸)

میری علمی اور مطالعاتی زندگی

ترتیب
مولانا عبدالقیوم حقانی
رفیق "مؤتمر المصنفین" و استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جناب مدیر "الحق" مولانا سمیع الحق کے سوالنامہ کے جواب میں مشائخ، مشاہیر علماء، ممتاز سکالرز، دانشوروں اور قومی و ملی زعماء کے علمی و مطالعاتی تاثرات اور مشاہدات پر مبنی وقیع مضامین کا مجموعہ۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
شیخ الحدیث مولانا عبدالحق
مولانا سید محمد یوسف بنوری
مولانا مفتی محمد شفیع
مولانا شمس الحق افغانی
شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید
مولانا ظفر احمد عثمانی
مولانا ظہور احمد گیلانی
قاضی زین العابدین میرٹھی
مولانا محمد ابراہیم جان سرہندی
مولانا سمیع الحق مدظلہ
مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی
پروفیسر محمد اشرف پشاور
مولانا لطافت الرحمن
مولانا محمد احسان ندوی
مولانا عبدالقدوس ہاشمی
علامہ مولانا معروف تونگی
ڈاکٹر محمد صغیر حسن
ڈاکٹر حمید اللہ پیرس
ڈاکٹر سید محمد عبداللہ

مؤتمر المصنفین
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ، سرحد (پاکستان)